REGD. No: L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم سہ شنبہ
۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ
فی پرچہ ایک آنہ سابقہ (۱۰ نئے پیسے)
تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۲۲ ظہور ۱۳۴۰ ہش ۲۲ اگست ۱۹۶۱ء نمبر ۱۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۰ اگست بوقت ۱۱½ بجے قبل دوپہر

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت درد و الحاح اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالے حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین:

— اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے —

مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ۲۲ اگست کو

— روانہ ہو رہے ہیں —

احباب ریلوے سٹیشن پر پہنچکر دلی دعاؤں کیساتھ رخصت کریں

ربوہ ۲۱ اگست۔ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۲۲ اگست بروز سہ شنبہ دس بجے صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مکرم منور احمد صاحب ایم ایس سی بھی آپ کے ہمراہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے ہر دو مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں:

(وکالت تبشیر ربوہ)

پندرہ سو امریکی فوجی مشرقی جرمنی کے راستے مغربی برلن پہنچ گئے

برلن کے مسئلہ پر جنگ ہوئی تو ایٹمی اسلحہ استعمال کیا جائیگا (مکویان)

برلن ۲۱ اگست۔ امریکہ کی فوجی کمک مغربی برلن بھیجنا شروع ہو گئی ہے۔ کل ۱۵ سو امریکی فوجی مشرقی جرمنی کے راستے مغربی جرمنی سے مغربی برلن پہونچے ہیں۔ یہ فوجی جب ماتہام سے روسی مقبوضہ مشرقی جرمنی کی سرحد پر پہونچے تو انہیں راستہ دے دیا گیا۔ البتہ جس راستے سے امریکی فوجی گزر رہے تھے۔ وہاں سڑکوں اور پلوں پر مشرقی جرمنی کے حفاظتی دستوں کی تعداد بڑھا دی گئی تھی۔ امریکی فوجیوں کے کارواں پر ایک ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا تھا۔ جو آس پاس کے علاقہ میں متعین مشرقی جرمنی کے فوجیوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کر رہا تھا۔ جب یہ فوجی مشرقی جرمنی سے گزر رہے تھے۔ تو ایک روسی طیارے نے چار مرتبہ امریکی دستوں پر پرواز کی۔ امریکی فوجیوں کو ماتہام (مغربی جرمنی) سے مغربی برلن پہونچنے کے لئے مشرقی جرمنی کا صرف ۱۱۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑا۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر لنڈن جانسن جو صدر کینیڈی کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے مغربی جرمنی آئے ہوئے ہیں۔ مغربی برلن میں امریکی کمک کے داخلہ کے موقعہ پر سرحد پر موجود تھے۔ مغربی برلن کے میئر مسٹر ولی برانٹ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

ادھر روس کے اوّل نائب وزیر اعظم مسٹر مکویان جو جاپان کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کل مغربی جرمنی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ روس مغربی برلن کا راستہ کھلا رکھنا چاہتا ہے لیکن چونکہ یہ راستہ مشرقی جرمنی سے گزرتا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ پر مشرقی جرمنی کی حکومت سے بات چیت ضروری ہے انہوں نے کہا کہ اب اگر برلن کے سوال پر جنگ ہوئی تو وہ ایٹمی جنگ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ روس نے مغربی طاقتوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن وہ مشرقی جرمنی سے صلح کے معاہدہ کی بجائے جنگ کرنا چاہتی ہیں۔ اگر ان کی مرضی یہی ہے تو سوویٹ روس اس کے لئے بھی تیار ہے:

[redacted]

جاپان میں شدید زلزلے۔ آٹھ افراد ہلاک متعدد زخمی

چٹانیں پھسلنے سے کئی مکان تباہ ہو گئے

ٹوکیو ۲۱ اگست۔ جاپان میں شدید زلزلے کے جھٹکوں سے آٹھ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ زلزلے سے جائداد کو بھی خاصا نقصان پہونچا ہے۔ ٹوکیو کی نیشنل پولیس نے اطلاع دی ہے کہ زلزلوں کے باعث آٹھ افراد ہلاک اور چالیس زخمی ہوئے۔ ان کے علاوہ تین افراد زلزلوں سے تباہ ہونے والے مکانات کے ملبہ میں دب گئے۔ اور تین افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ بعد میں موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کیفو کے علاقے میں چٹانیں پھسلنے سے کئی مکانات تباہ ہو گئے۔ اور ایک ڈیم کے قریب کام کرنے والے چار مزدور ملبہ میں دب گئے اور ایک مقام پر ایک مزدور زلزلہ کے جھٹکے سے پچاس فٹ اونچی چٹان سے گر کر فوراً ہلاک ہو گیا۔ دریائے فوکیوئی کے دہانہ کے قریب دو بچے دریا میں نہا رہے تھے۔ کہ اچانک دونوں کناروں کی مٹی دریا میں گرنے سے یہ دونوں بچے مٹی میں دب کر ہلاک ہو گئے۔

جاپان کے محکمہ ریل کے حکام نے بتایا کہ زلزلہ کے زبردست جھٹکوں کے باعث میلوں تک ریل کی پٹڑیاں ٹیڑھی ہو گئی ہیں۔ زلزلہ کا مرکز مغربی جاپان میں کیفو کے مقام پر تھا:

ماسٹر تارا سنگھ بہت کمزور ہو گئے

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ ستر سالہ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ جنہوں نے پنجابی صوبہ کا مطالبہ منوانے کے لئے امرتسر میں مرن برت رکھا ہوا ہے۔ اب سہارے کے بغیر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ماسٹر تارا سنگھ نے منگل کو مرن برت شروع کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ اب تک ان کا ۲۰ پونڈ وزن کم ہو گیا ہے۔ ادھر حکومت کو خطرہ ہے کہ اگر مرن برت کی وجہ سے ماسٹر تارا سنگھ کی موت واقع ہو گئی۔ تو سارے مشرقی پنجاب میں تشدد کے شعلے بھڑک اٹھیں گے:

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۰ اگست بذریعہ فون۔ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا ٹمپریچر بڑی حد تک نارمل ہو چکا ہے۔ لیکن گھبراہٹ اور بے چینی کے علاوہ بالعموم غنودگی کی کیفیت زیادہ رہتی ہے آنکھوں کے آگے اندھیرا سا رہتا ہے۔ رات کو نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ جگر کافی بڑھا ہوا ہے۔ نبض سانس بھی پھولتا ہے۔ آج شام کو ٹمپریچر ۹۹ تھا۔

جنرل "چیک اپ" کی غرض سے تین دن کے لئے ہسپتال میں داخل کر دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ بخار اترنے کے باوجود طبیعت تاحال ٹھیک نہیں ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالے حضرت نواب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۱ء

[redacted]

سیرت کا بے نظیر نمونہ

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا جو مقام ہے اس کو تمام تاریخ انسانیت میں بے نظیر کہا جا سکتا ہے دنیا میں آج تک ایک بھی ایسا انسان نہیں ہوا خواہ وہ بڑے سے بڑا فوجی جرنیل رہا ہو یا روحانی پیشوا۔ حتیٰ کہ کوئی نبی اللہ بھی ایسا نہیں ہوا جس کی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق پورا پورا حال موجود ہو۔ ایسی شخصیت صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے جس کی ہر حرکت ہر عمل خواہ وہ نجی ہو یا قومی یا زندگی کے کسی اور پہلو سے تعلق رکھتا ہو ہمارے سامنے اس طرح موجود ہے جس طرح کہ ہم آپ کو وہ عمل کرتے ہوئے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔

یہ ایک محیر العقول حقیقت ہے کہ آپ کے ساتھیوں آپ کی ازواج مطہرات آپ کی اولاد اور آپ کے عزیزوں میں سے لوگوں کے بیانات ہمارے پاس موجود ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے عمل کرتے آپکو دیکھا یا بات کہتے آپکو سنا۔ اور یہ ذخیرہ اتنا وسیع ہے کہ ہزاروں انمول انسانوں نے اس ذخیرہ کی جانچ پڑتال میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے اس وسیع ذخیرہ سے اپنی اپنی پسند کے موتی جواہرات اور لعل اس طرح نکالنے کی کوشش کی ہے جس طرح سمندر سے اور کانوں سے نکالے جاتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قول ہے کہ خلقہ القرآن یعنی آپ کی سیرت وہی ہے جس کا نقشہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں پیش کیا ہے جو خُلق کسی بہتر سے بہتر انسان میں قرآن کریم کے نزدیک ہونے چاہئیں وہ آپ کی ذات میں موجود تھے۔ یہ شہادت ایک ایسی شخصیت عظیمہ کی ہے جس کو شائد سب سے زیادہ آپ کو نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا تھا۔ پھر ایسے لوگ بھی تھے جیسے کہ مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنہوں نے دنیا کے سب دھندے چھوڑ چھاڑ کر آپ کی سیرت کے موتی چننے میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں۔

خود قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ وانک لعلیٰ خلق عظیم یعنی آپ کا خلق نہایت بلند تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے واضح فرمایا ہے کہ آپ کی ذات میں ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ کو دنیا میں ایک ایسا نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ جس کو دیکھ کر اور جس سے ملا کر ہم اپنے اخلاق کے ارتقاء میں مدد لے سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپؐ کی ذات میں وہ تمام خوبیاں جمع تھیں جو تکمیل انسانیت کے لئے ضروری ہیں۔ انسان اس دنیا میں جس قدر ہمہ وجوہ ترقی کر سکتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے آپ کی ذات کو نمونہ بنایا گیا ہے اور بتا دیا گیا ہے کہ ایک انسان اس دنیا میں اخلاق کی کن بلندیوں تک پہونچ سکتا ہے۔

آج ہمارے پاس کسی نبی کے بھی ایسے مکمل سوانح حیات موجود نہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں نبی نے کس طرح اپنی تبلیغ فرمائی الّا اس صورت میں کہ ہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی سے اس کا اندازہ کر سکیں۔ یا مجملاً قرآن کریم کے الفاظ سے نتیجہ اخذ کر سکیں۔ بجز سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق ہم یقینی علم رکھتے ہیں کہ آپ نے فلاں وقت یہ کیا اور یہ فرمایا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ذات صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے۔ جس نے انسانی زندگی کے ہر عمل کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے ایسا رکھا ہے کہ اس سے بہتر طریق پر وہ عمل کسی انسان سے ممکن ہی نہیں۔ سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے۔ گفتگو کرنے۔ کھانے پینے۔ اپنوں اور بیگانوں سے سلوک کرنے۔ رزم و بزم میں سفر و حضر میں جس طرح ایک اعلیٰ خلق کے انسان کو اپنا کردار دکھانا چاہیئے آپ نے دکھایا اور دشمن ہزار کوشش سے بھی آپ کے کردار میں کوئی نقص نہیں بتا سکتا۔ اور نہ آپ کے عمل میں کوئی نئی نکال سکتا ہے۔

آپ سے پہلے سب سے قریب نبی اللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہوئے ہیں۔ جو آپ سے تقریباً چھ سو سال ہی پہلے بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اور آپ کے حواریوں نے ایک حد تک اپنی تعلیمات کو محفوظ کرنے کی کوشش کی لیکن اناجیل اربعہ سے آپ کی زندگی کے متعلق کوئی سوانحی علم حاصل نہیں ہوتا۔ اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو تعلیم آپ دیتے تھے۔ آپ نے اپنی عملی زندگی میں اس تعلیم کو کس طرح عمل کے سانچے میں ڈھالا۔ اس میں آپ کا قصور نہیں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اپنی تعلیم کے مطابق ہی عمل کرتے تھے۔ مگر آپ کی زندگی کے حالات پردۂ اخفاء میں ہی رہے اسی طرح باقی انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کا حال ہے۔

اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی ایک بڑی حکمت تھی کہ سوائے چند باتوں کے ان انبیاء علیہم السلام کی عملی زندگی کے پورے پورے حالات ہم کو نہیں ملتے۔ اور جس قدر بھی ضروری ہے۔ وہ ان کے متعلق قرآن کریم میں موجود ہے۔ تاہم چونکہ یہ انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے وقت اور اپنی اپنی قوموں کے لئے مخصوص تھے۔ اور ان کی تعلیمات ان کے حالات سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لئے ان کا نمونہ قائم رکھنا ضروری نہیں تھا۔ اس لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین بنانا تھا جن کے بعد کسی نئے یا پرانے ایسے نبی کی ضرورت نہیں تھی جو ایسی تعلیم لاتا جو آپ کی تعلیم سے باہر ہو۔ کیونکہ

ہر نبوت را بر و شد اختتام

آپ کو اللہ تعالےٰ نے تمام نبوتیں مجموعی طور پر ایک نبوت میں عطا فرمائیں۔ آپ کی نبوت کے باہر اب کوئی نبوت باقی نہیں رہی۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کو کامل و اکمل اسوہ حسنہ بھی بنایا جاتا۔ ایسا اسوۂ حسنہ کہ جس کی موجودگی میں کسی دوسرے نبی کے اسوہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جہاں آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ وہاں کامل انسان بھی بنایا۔ تاکہ جس طرح آپ کی نبوت میں تمام نبوتوں کا اختتام ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کے اسوۂ حسنہ میں تمام اخلاق عالیہ کا اتمام ہو۔

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آپکو سراج منیر بھی فرمایا ہے۔ یعنی آپ تمام کمالات انسانیت کے آفتاب عالمتاب ہیں جس سے سیارے منور ہوتے ہیں۔ جو روحانی نظام شمسی کو قائم رکھتا ہے۔ اور اس میں زندگی کی رو دوڑاتا ہے کوئی خُلق آپ کے خُلق سے باہر نہیں ہے۔ جس طرح کوئی قدرتی روشنی آفتاب کی روشنی سے باہر نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی صورت میں جو تعلیم انسانیت کے ارتقائے منتہا کے لئے دنیا کو دی ہے آپکو اس تعلیم کا زندہ نمونہ چلتی پھرتی شال اور منور شمع بنا کر محفل زندگی میں رکھا ہے۔ تاکہ آپ کی سیرت کو دیکھ دیکھ کر ہم اپنی زندگی کو سنواریں اور ہر عمل میں آپ کی پیروی کریں۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

انّا اعطینٰک "الکوثر" ہے شانِ مصطفےٰؐ

اُسوۂ حسنہ ہے فیضِ جاودانِ مصطفےٰؐ
انّا اعطینٰک "الکوثر" ہے شانِ مصطفےٰؐ

خُلقہ القرآن کی شاہد ہیں اُمّ المومنین
یعنی صدّیقہؓ کہ تھیں جو رازدانِ مصطفےٰؐ

خاص ان کے واسطے آیا علیٰ خُلقٍ عظیم
خود خدا قرآن میں ہے ترجمانِ مصطفےٰؐ

ہر نبوّت کے ملیں گے تجھ کو اس میں رنگ و بُو
لہلہاتا ہے ریاضِ گلفشانِ مصطفےٰؐ

ہو گئے ہیں خشک سارے چشمہ ہائے زندگی
اب فقط جوش آں ہے بحرِ بیکرانِ مصطفےٰؐ

پھر وہی کر کے دکھا دو جو صحابہؓ نے کیا
اے غلامانِ مسیحائے زمانِ مصطفےٰؐ

کیوں نہ ہو تاثیر اے تنویرؔ میری بات میں
ایک ادنےٰ سا ہوں میں بھی مدح خوانِ مصطفےٰؐ

[redacted]

بسلسلۂ یوم سیرۃ النبیؐ

کامیاب ترین زندگی کا صحیح تصوّر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیّبہ میں ہی مل سکتا ہے

(از محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب)

سب سے کامل اور کامیاب زندگی تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تھی۔ حضورؐ کو ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے کامل نمونہ قرار دیا ہے اور حضورؐ کی کامل اطاعت کو اپنی محبت کے حصول کا ذریعہ مقرر فرمایا ہے سو کامیاب زندگی کا صحیح تصور حضورؐ کی حیات طیبہ میں ہی مل سکتا ہے اور ہر زمانے اور تمام حالات میں وہی زندگی کامیاب زندگی ہوگی جو حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کی متابعت کرنے والی ہوگی۔

حضورؐ کی حیات طیبہ کے حالات تفصیلی طور پر ہمیں میسر ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک مضبوط دلیل ہے کہ حضورؐ واقعی ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں۔ وہ زندگی کامل نمونہ نہیں ہو سکتی جس کی تفصیلیں ہمیں معلوم نہ ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مشیّت کے ماتحت حضورؐ کو اپنی مختصر سی زندگی میں اتنے مختلف حالات کا سامنا ہوا اور اتنے فرائض کی سرانجام دہی حضورؐ کے ذمہ لگائی گئی کہ عقل حیران رہ جاتی ہے لیکن ساتھ ہی ہر قسم کا نمونہ حضورؐ کی پاکیزہ اور کامل زندگی میں مل جاتا ہے۔ فداہ ابی وامی۔

حضورؐ کا بچپن اپنے بزرگوں کی اطاعت اور فرمانبرداری میں رشد وسعادت کا نمونہ پیش کرتا ہے حضورؐ کی جوانی ایک صالح باعفّت، دیانتدار، امین اور باوقار نوجوان کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ حضورؐ کی متاہل زندگی ایک باوفا، شفیق، محسن، مربّی خاوند اور باپ کا نمونہ ہے۔

آپؐ نے مکی زمانۂ نبوت میں ہر قسم کے دکھ، استہزاء اور ایذا دہی کو صبر، استقامت اور متانت کے ساتھ برداشت کیا۔

مدینہ تشریف لے جانے پر جب دشمن نے جنگ کی طرح ڈالی تو جنگ کی سختیوں اور مصائب کو بھی حضورؐ نے استقامت بلکہ بشاشت کے ساتھ برداشت کیا۔ شجاعت کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ ہر وقت اپنے ساتھیوں کی دلداری کی اور ان کی ہمت بڑھائی۔ جنگ جیسے وحشیانہ اور خونخوار مشغلے کو حضورؐ نے اخلاق کی قیود میں پابند کیا۔ آپ کو جنگ پر مجبور کیا گیا۔ لیکن یہ مجبوری بھی بنی نوع انسان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باعثِ رحمت بن گئی۔

اللہ تعالےٰ نے جب اپنے فضل ورحم سے حضورؐ کو نبوّت کی خلعت کے ساتھ بادشاہی کی قبا بھی پہنائی تو اسے بھی محبوبِ حقیقی کی رضا کے حصول کے لئے حضورؐ نے کمال فروتنی اور انکسار کے ساتھ پہنا اور ایسا نمونہ غمخواری اور خیر اندیشی، رحم دلی اور دیانت اور انصاف کا قائم کیا کہ تا ابد تمام حاکموں اور بادشاہوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

یہ بادشاہ عجب بادشاہ تھا (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ اس کا کوئی محل تھا نہ پہرے کا رسالہ، نہ وردیاں اور لباس فاخرہ نہ بلند باج نہ سونے کے لئے پلنگ، نہ کھانے کے لئے میز کرسی — نہ کوئی سامانِ آراستگی، نہ مطبخ، نہ اصطبل، نہ تخت، نہ تاج، یعنی دنیاوی نگاہ سے دیکھنے والوں کو ان میں سے کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی ہاں قلب اطہر مہبطِ انوارِ الٰہی تھا، فرشتے ہر وقت وہاں نازل ہوتے تھے اور پیغام محبوبِ حقیقی لاکر پہنچاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کا جلوہ وہاں متواتر ہوتا تھا۔ وہ روئے زیبا اور قلبِ اطہر اس تمام ساز وسامان سے بالا وبے نیاز تھے جو شاہانِ عالم سفلی اپنی عریانی کو ڈھانکنے کے لئے ضروری خیال کرتے ہیں۔ فداہ نفسی وروحی۔

غرض حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی میں ہمیں کامیاب انسانی زندگی کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ میسّر ہے۔

اس زندگی کا بنیادی اصول کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور ہر لحظہ اُسی کی رضا جوئی۔ اور یہی اصول کامیاب زندگی کا بنیادی اصول ہے۔ آج دنیا یہ سمجھتی ہے کہ یہ باتیں دلفریب قصّہ کہانی تو ہیں لیکن بیسویں صدی کے آخری نصف میں قابلِ عمل نہیں۔ اس خیال کے پیچھے جو نظریہ مذکور ہے جسے ظاہر میں تو تسلیم نہیں کیا جاتا لیکن جو گھن کی طرح ایمان اور یقین کو کھوکھلا کر چکا ہے وہ یہ ہے کہ مشینوں اور ایجادوں، ہوائی جہازوں اور ایٹمی بموں اور مصنوعی سیّاروں کی دنیا میں (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کو اس قدر دخل نہیں جس قدر تلواروں اور نیزوں، گھوڑوں اور اونٹوں اور بادبانی جہازوں کی دنیا میں تھا یہ محض سمجھ کی خامی اور نقص کا فریب ہے۔ آئے دن کی ایجادیں بھی اللہ تعالےٰ کی ہی عطا ہیں جس کے علم اور جس کی قدرت کی کوئی انتہا نہیں۔ جو اس جہان جیسے بلکہ اس جہان سے کروڑوں گنا ترقی یافتہ کروڑوں کروڑ جہان پیدا کرنے پر قادر ہے اور اس جہان پر اور تمام ان جہانوں پر جو ہمارے علم اور وہم میں بھی نہیں اور موجود ہیں یا جنہیں وہ پیدا کرے ویسا ہی حاکم اور غالب ہے جیسے وہ آج سے تیرہ صد سال یا تیرہ کروڑ سال پہلے تھا۔ یہ الفاظ تو انسانی قدر وقیمت کو ادا کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ورنہ تیرہ کروڑ سال کیا تمام زمانہ شروع سے لیکر آخر تک اس کے سامنے آنکھ کی ایک جھپک کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ زمانہ تو خود اس کا پیدا کیا ہوا ہے اور وہ زمانہ سے بلند اور اس کے قیود سے باہر اور ان پر حاکم ہے۔ اس لئے ہر زمانے میں کامیاب زندگی کا وہی تصوّر ہوگا۔ اور اس کے حصول کے وہی طریق اور وہی اصول ہوں گے جو اُس احکم الحاکمین نے خود فرما دیئے ہیں۔

کامیاب زندگی کا تصوّر کیا ہے؟ کیا یہی نہیں کہ انسان کو اللہ تعالےٰ سے محبت کرنے اور اس کی رضا کی جستجو میں ہر لحظہ زندگی بسر کرنے کی توفیق میسّر آجائے اور وہ اس جادہ پر گامزن رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگے اور اس میں اور اس کی پیدا کرنے والی ہستی کے درمیان محبّ اور محبوب کا رشتہ دونوں جانب سے قائم ہو جائے؟ اگر یہی تصوّر انتہائی کامیاب زندگی کا ہے تو اللہ تعالیٰ نے صریح طور پر فرمایا ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو یا کرنا چاہتے ہو تو میرے اس رسولؐ کی اتباع کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو میں تم سے محبت کرنے لگوں گا۔ اور جس سے خدا محبت کرنے لگے اس کی زندگی سے بڑھ کر کامیاب زندگی وہی ہوگی جس سے خدا تعالیٰ اس سے بھی بڑھ کر محبت کرے۔

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیاب ترین زندگی

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمّت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بیجا غصہ اور عداوت نہ ہو۔ صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ تخلقوا باخلاق اللہ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں"۔

(الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی یہی شہادت ہے کہ ہمارے اس رسول کی تو یہ حالت ہے کہ اس کی نماز اور اس کی عبادتیں اور اس کا جینا اور مرنا سب ہماری رضا کی خاطر ہے۔ یہ کھاتا ہے تو ہماری رضا کے لئے، پیتا ہے تو ہماری رضا کے لئے سوتا ہے تو ہماری رضا کی خاطر، جاگتا ہے تو ہماری رضا کی خاطر، نمازیں پڑھتا ہے تو ہماری خوشنودی کے لئے، روزے رکھتا ہے تو ہماری خوشنودی کے لئے، صدقہ دیتا ہے تو ہمیں خوش کرنے کو، دشمن سے لڑتا ہے تو ہماری رضا کی خاطر، صلح کرتا ہے تو ہماری رضا کی خاطر، بیویوں سے حسن سلوک کرتا ہے تو ہماری رضا جوئی کے لئے بچوں سے شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے تو ہمیں خوش کرنے کی خاطر، غرض اس کی ہر حرکت اور اس کا ہر سکون محض ہماری رضا جوئی کے لئے ہے۔ تم بھی ایسے ہی بن جاؤ۔ تم بھی ہمارے محبوب ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سے یہ نہیں چاہتا کہ ہم زندگی کے فرائض اور اس کی ضروریات سے الگ ہو کر بیٹھ جائیں۔ اسی کے محبوب ترین رسول کی زندگی میں ہمیں ایک لحظہ بھی الگ ہو کر بیٹھ جانے والا نظر نہیں آتا —— کس قدر مختصر زندگی تھی وہ لیکن کس قدر پرعمل اور کامیاب! اور کیسی مبارک اور شاندار! تریسٹھ قمری سال یعنی ہمارے موجودہ شمار کے لحاظ سے اکسٹھ سال۔ اس میں سے نبوت کا زمانہ قریباً ۲۲ سال، اس میں سے مکی زندگی تیرہ سال، ہجرت کے بعد کی زندگی نو سال —— حضور کی مکی زندگی انکار اور مخالفت کے مظاہرے دیکھنے، مخالفوں کی شرارتوں اور ان کی ایذا رسی برداشت کرنے، اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچانے اور اپنی مختصر سی جماعت کی تربیت کرنے میں گذری۔ ہجرت کے ساتھ ہی دشمن نے جنگ کی طرح ڈال دی۔ سو اونٹ حضور کو پکڑ لانے والے کے لئے انعام مقرر ہوا۔ مدینہ والوں کو پیغام گیا کہ اگر اس شخص کو جو ہم سے بھاگ گیا ہے واپس نہیں کرو گے تو ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے، اور چڑھائی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ عرب قبائل میں جوش اور مخالفت پیدا کی گئی۔ بعض کے ساتھ سازباز کی گئی۔ جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مدینہ میں مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ نہ دن کو امن نہ رات کو چین، ایک لڑائی ختم نہ ہوتی کہ دوسری کے دفاع کی تیاری شروع ہو جاتی۔ ان حالات میں اپنوں کی دلداری ان کی ہمت بڑھانا، مشکلوں کی برداشت سکھانا، قربانیوں کے لئے آمادہ کرتے رہنا۔ احکام شریعت کا اجراء، قضائے فرائض کی انجام دہی، امور سلطنت کا انتظام، عبادات اور تعلق باللہ کی درستی اور مضبوطی کی تنظیم، مدینہ کے اندر مہاجرین، انصار، عرب مشرکین، منافقین، یہودی قبائل کے تعلقات کو استوار کرنا، غرض ہر نوع اور ہر قسم کے مسائل اور معاملات کا سلجھانا اور ملت کی دینی، اخلاقی، سیاسی، مادی تربیت، ان سب امور کی تکمیل حجِ وداع تک نو سال کے عرصے میں، اس تکمیل کے بعد جبلِ رحمت سے اعلان۔

"اے لوگو گواہ رہو۔ اے اللہ تو گواہ ہے۔ میں نے تیرا پیغام کما حقہٗ پہنچا دیا۔"

کیا اس سے بڑھ کر کوئی زندگی کامیاب کہلا سکتی ہے؟ کیا اس کامیابی سے بڑھ کر کوئی اور تصور کامیابی کا ہو سکتا ہے؟ فداہ ابی و امی و نفسی و روحی۔

یہ نمونہ ہر زمانے، ہر ملک، ہر طبقے کے لئے کامل نمونہ ہے۔ تفصیل اس کی قرآن کریم میں اور حضور کی سیرت میں موجود ہے۔ حضرت عائشہ رضی سے کسی نے سوال کیا "حضور کی زندگی کس نہج پر ہے؟" انہوں نے جواب دیا "قرآن کے مطابق۔"

بغیر اس نمونے کی اتباع کے نہ کامیاب زندگی کا صحیح تصور قائم ہو سکتا ہے۔ نہ کوئی زندگی کامیاب بن سکتی ہے۔" (النصرت لاہور)

وقفِ جدید شاندار تحریک ہے

اشاعت قرآن اور خدمت دین کے لئے وقفِ جدید کا ساتھ دیں! جزاھم اللہ تعالیٰ

(ناظم مال وقفِ جدید)

[redacted]

مرکز میں بار بار آنا اور استفادہ کرنا چاہئیے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: کہ اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ ہے کہ:- "ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے اوّل نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں۔ کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے۔ مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو میرے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور نقطہ دین کو چاہتا ہے۔ سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے" (از اشتہار ۱۸۹۳ء)

احباب جماعت کو چاہئیے کہ مرکز میں بار بار آئیں اور استفادہ کریں۔ مہمانوں اور اہل ربوہ کے لئے مسجد مبارک میں درس قرآن کریم کا انتظام کیا گیا ہے۔ درس سنیں اور پاک تبدیلی کر کے اپنی اپنی جماعتوں کو فائدہ پہنچائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

مشرقی افریقہ میں مکرم عبد السلام صاحب بھٹی کی بے لوث خدمات کا اعتراف

نیروبی (مشرقی افریقہ) مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نیروبی کے صدر مکرم عبد السلام صاحب بھٹی کینیا میں ۳۵ سالہ قیام کے بعد جہاں آپ گورنمنٹ سکول میں پرنسپل کے عہدے پر فائز تھے پاکستان واپس جانے کے لئے وہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ کی روانگی کے موقع پر جماعت احمدیہ کینیا نے آپ کو نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ آپ نے اپنے ۳۵ سالہ قیام کے دوران اسلام اور احمدیت کی شاندار خدمات سر انجام دیں۔ آپ نے احمدیہ مشن، امیر جماعت احمدیہ اور دیگر عہدیداران کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمایا اور بالخصوص ایسٹ افریقن ٹائمز کو کامیاب بنانے میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ آپ نے اپنی روانگی سے قبل جماعت احمدیہ کینیا کو نصیحت فرمائی کہ وہ پوری ہمت و استقلال اور کمال درجہ اخلاص اور وفاداری کے ساتھ مشرقی افریقہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں رہیں اور قربانی اور خدمت کا اعلیٰ نمونہ قائم کر کے دکھائیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) عاجزہ کا پوتا عزیز شکیل احمد اکبر عمر چھ ماہ قریباً تین ماہ سے چہرے پر اگزیما کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ باوجود علاج کے تکلیف جاری ہے۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عاجزہ والدہ اخوند فیاض احمد از ملتان)

(۲) محترمہ والدہ صاحبہ پر مذکورہ کے علاوہ دائیں جانب فالج کا بھی حملہ ہو گیا تھا اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہیں [illegible] ابھی تک صحت یاب نہیں ہوئیں۔ البتہ پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سردار رحمت اللہ عفی عنہ، محلہ دار الرحمت ربوہ)

(۳) خاکسار کو کراچی سے کوہ مری جاتے ہوئے دوران سفر میں بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی۔ جس کی وجہ سے برائے علاج جہلم رکنا پڑا۔ ابھی تکلیف میں کوئی کمی نہیں۔ احباب کرام خاکسار کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر مشکور ہونے کا موقع دیں۔

ملک عزیز احمد عفی عنہ، معرفت ڈاکٹر میجر عبد الحق صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال جہلم)

(۴) میرے والد مکرم صوفی محمد عبد اللہ صاحب پنشنر [illegible] دار الرحمت شرقی ربوہ اچانک فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اکرم۔ ربوہ)

(۵) خاکسار کا لڑکا محمود احمد اطہر بیمار ہے۔ صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود احمد پی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ)

(۶) بائیں گھٹنے پر چوٹ لگنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا عطا فرمائے آمین۔ (ملک سوندھا خان اڈا انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ حال ۸۱۱ C لاہور وارڈ نمبر ۹)

(۷) شیخ غلام علی صاحب آف چک ۹۹ شمالی سرگودھا سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔ (مبارک احمد ولد منشی محمد مرحوم ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

(۸) میری بچی عزیزہ نعیمہ خالدہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد اکبر افضل شاہد واقف زندگی حربی بہاولپور۔ ڈویژن)

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(۱)

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بی اے مرحوم مورخہ ۷ اگست ۱۹۶۱ء کو اس فانی دنیا کو چھوڑ کر عمر کی ۸۰ منزلیں طے کر کے واصل بحق ہو گئے ہیں۔ آپ کی مفارقت سے آپ کے رفقائے کار اور احباب اور شاگردوں کے وسیع حلقہ پر غم والم مستولی ہے اور انا للہ و انا الیہ راجعون کا بچا یہ زخمی دلوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ محترم حضرت چوہدری صاحب مغفور سیالکوٹ کے قریب کے ایک گاؤں کے معزز زمیندار تھے اور آپ کی نسبت قبیلہ اعوان سے تھی۔ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ و علی مطاعہ الصلوٰۃ والسلام سے روحانی فیض حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۰۹ء سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور پھر نصرت گرلز ہائی سکول میں درس و تدریس پر مامور رہے۔ آپ کی زندگی صحابہ کی زندگی کی طرح دلیں روشنی پیدا کرنے والی تھی۔ آپ سوچنے اور غور کرنے والے بزرگ تھے۔ اپنے دل میں ہمسایہ اور دوست اور محتاج کی سب کی غمخواری کا خیال رہتا تھا۔ ایک دفعہ جب دیکھا کہ کارکنوں کو خوردنی اور ضروری استعمال کی چیزوں کے حصول میں دقت پیش آ رہی ہے اور بعض دوست بیکار اور مفلس ہیں تو ضروری اشیاء کا گودام قائم کرنے کا ارادہ کیا اور متعدد دوستوں سے پانچ پانچ روپے فی حصہ لے کر گودام قائم کیا جس سے کارکنوں کیلئے اشیاء کا حصول آسان ہو گیا اور بہت سے بیکار کام پر لگ گئے۔ پیغمبر علیہ السلام کے اس ارشاد کے موافق کہ صلہ رحم سے بڑھ کر کسی عمل کا ثواب نہیں۔ قرابتداروں سے انتہائی محبت کا برتاؤ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے لئے کام سوچ کر اس پر لگا دیا کرتے تھے اس وقت ان میں سے بہت سے افراد سلسلہ کے لئے مفید اور صاحب عزت وجود ہیں جو آپ کی مشفقت سے اس درجہ کو پہنچے۔ آپ اپنے بچوں کو امانت سمجھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ بچوں کا دل پاک ہوتا ہے اور تمام نقوش سے خالی ہوتا ہے۔ اس میں سعادت کا بیج ڈالا جائے تو سعادت پر سرفراز ہوں گے۔ آپ نے پیغمبر علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی لڑکیوں کو بڑی شفقت اور محبت سے تعلیم دلائی اور ان کو علم کے بالا درجہ تک پہنچایا۔

بعض ان پڑھ دوستوں کی لڑکیوں کو بھی علم کے لباس کا مالک بنایا ان میں سے ایک بیوہ ہو گئی تو آپ کی کوشش سے ڈاکٹری کا علم سیکھ لیا۔ مغفور کی شفقت عام تھی۔ صبر اور تحمل اور عفو کا اعلیٰ جوہر موجود تھا۔ ایک بار ایک شخص نے آپ پر چغلی کھائی۔ جو تحقیقات سے کذب بیانی ثابت ہوئی مگر آپ نے اس شخص کو نہ کبھی ملامت کی اور نہ ماتھے پر بل ظاہر کیا۔ غرض آپ جیسے قد و قامت اور شکل و شباہت میں وجیہہ اور حسین تھے۔ سیرت و خلق میں بھی کافی اور وافر حصہ رکھتے تھے۔ آپ کے نام کو رہتی دنیا تک زندہ رکھنے کے لئے کتاب تسہیل العربیہ کا نایاب گوہر موجود ہے جو مستفید ہونیوالوں کے دلوں کو آپ کے لئے دعاء مغفرت کرنے کے لئے مائل کرتی رہے گی۔ الغرض حضرت چوہدری صاحب مغفور کی زندگی پر یہ شعر پوری طرح صادق آتا ہے ؎

چناں زندگانی کن اندر جہاں
کہ چوں مردہ باشی نگویند مرد

آپ کو خیال رہتا تھا کہ قوم کی لڑکیاں علم کے زیور سے آراستہ ہوں اور آپ ہی کی کوشش سے نصرت گرلز ہائی سکول منصہ ظہور میں آیا تھا۔

ہماری رب العزۃ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے بندوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنیوالے وجود محترم چوہدری صاحب مغفور سے اپنی وسیع رحمت و فضل کا سلوک کرے اور فانی جہان کو چھوڑ کر جس جاوید عالم میں مرحوم گئے ہیں۔ اس میں نہایت خوشی و انتہائی آرام میں رکھے اور ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھے۔

خاکسار محمد جی ہزاروی
اورینٹل ریڈر یونیورسٹی پشاور

(۲)

محترم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم جن کی وفات کی خبر الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۶۱ء میں شائع ہوئی ہے۔ خاکسار کے تایازاد بھائی تھے۔ آپ کا آبائی وطن موضع ڈھیپئی متصل کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ ہے۔ ہمارے خاندان اور گاؤں میں آپ سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ آپ موصی تھے نہایت ہی خلیق نیک پارسا اور سادہ طبع تھے ابتدائی تعلیم آپ نے خاکسار کے والد چوہدری محمد خان صاحب مرحوم کے پاس جو کہ ایک لمبا عرصہ پسرور ہائی سکول میں مدرس رہے حاصل کی۔ پھر علی گڑھ سے بی اے پاس کرنے کے بعد آپ نے لاہور سے ایس اے وی کی تعلیمی ڈگری حاصل کی۔ اور تمام عمر قادیان میں بطور مدرس سیکنڈ ماسٹر ہیڈ ماسٹر اور بعد ازاں مینیجر نصرت گرلز سکول کی حیثیت سے گزاری۔ خاکسار کے والد صاحب جب فوت ہو گئے تو یہ ناچیز بھی انہیں کے پاس قادیان بغرض تعلیم چلا گیا اور میٹرک قادیان سے ہی ان کے زیر سایہ پاس کیا یہ انہیں کی طبیعت کی سادگی کا اثر تھا کہ خاکسار کو بھی لباس اور عادات و اطوار میں سادگی سے ایک گونہ الفت ہو گئی۔ ایک دفعہ کسی کام کے سلسلہ میں خاکسار کو چوہدری صاحب کے ساتھ بٹالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ نے ایک کوٹ پہنا ہوا تھا جو بالکل نیا تھا۔ اور شاید اسی دن پہنا تھا۔ ہم دونوں سیر کرتے ہوئے باہر ریلوے لائن پر جا نکلے۔ آپ چونکہ جسم کے لحاظ سے فربہ تھے اس لئے تھک گئے۔ فرمانے لگے آؤ ذرا بیٹھ کر آرام کر لیں۔ میں بیٹھنے کے لئے ادھر ادھر کوئی صاف جگہ تلاش کر رہا تھا کہ آپ نے اپنے کوٹ کا ایک حصہ اپنے نیچے کیا اور بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ کپڑے ہمارے خادم ہیں نہ کہ ہم ان کے خراب ہونے کا خیال رکھتے پھریں۔

خاکسار سے آپ کو بہت محبت تھی۔ اپنے بچوں کی طرح خاکسار کو عزیز جانتے تھے۔ عمر میں خاکسار بہت چھوٹا تھا۔ ان کے بعض بچے بھی عمر میں مجھ سے بڑے تھے مگر آپ خاکسار سے باتیں اس طرح کرتے تھے۔ جیسے دوستوں سے کی جاتی ہیں۔ خاکسار کے متعلق بعض اشخاص نے جب آپ سے رائے دریافت کی تو فرمایا مجھے تو اس سے بہتر کوئی طالب علم نظر نہیں آیا۔ یہ ان کی محض حسن ظنی تھی۔

آپ نے اپنی اولاد کی خوب تعلیم و تربیت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کے لڑکے اور لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اچھے اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔ آپ کی آخری عمر بحمد اللہ نہایت آسائش سے گذری۔

مجھے افسوس ہے کہ آخری وقت میں ان سے ملاقات کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے بچوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کے نیک نمونہ پر چلا کر ان کے اخلاق حسنہ کا وارث بنائے۔ آمین

خاکسار غلام حیدر
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں
۶۱/۹/۲

محترم میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

انا للہ و انا الیہ راجعون ۝

[redacted]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میاں چراغ دین صاحب مورخہ ۱۴ اور ۱۵ اگست کی درمیانی رات تین بجے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

۱۵ اگست کو نماز عصر کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم قادیان کے قدیمی باشندہ تھے۔ بچپن میں آپ کو دار المسیح میں بطور خادم خدمات بجا لانے کا شرف حاصل ہوا۔ بعد ازاں سالہا سال تک آپ مدرسہ احمدیہ میں بطور مددگار کارکن خدمات بجا لاتے رہے۔ اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کے فرزند عبد الغنی صاحب دفتر الفضل میں دفتری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں چراغ دین صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

گمشدہ کاپی

ایک کاپی ٹائیٹل نیلا۔ جس میں کچھ کاغذ سفید اور کچھ خاکی ہیں ۹ تا ۱۱ جولائی کے درمیان ربوہ میں بندہ کسی دکان پر یا کسی اور جگہ رکھ کر اٹھانی بھول گیا ہے۔ اس کاپی میں جماعت ہائے ضلع سرگودھا اور گجرات کے معائنہ کے نوٹس ہیں۔ جس دوست کو ملی ہو از راہ مہربانی ناصر دواخانہ گولبازار پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد شریف انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرات۔ جہلم)

ڈسپنسری۔ انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے جس ڈسپنسری کا اجراء کیا گیا ہے یہ شام چھ بجے سے سات بجے تک کھلتی ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ ماہ میں سینکڑوں مریض اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اس ڈسپنسری کی بنیاد رضاء اللہ خدمت اور عطیہ جات پر رکھی گئی ہے۔ ابتدائی مرحلہ کے لئے اندازہ خرچ کے مطابق مکرم چوہدری نجا احمد صاحب کاہلوں مینیجنگ ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی نے پونے چار صد روپے مرحمت فرمائے تھے۔ اب اس سلسلہ میں مزید رقم کی ضرورت ہے لہذا احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی حقیر میں برکت بخشے کہ اس کار خیر کو جاری رکھنے میں ہمیں کوئی دقت پیش نہ آئے اور اس سلسلہ میں عطیہ جات کے ساتھ ہاتھ بٹانے والے نئے احباب میسر آتے جائیں۔

(قائمقام قائد خدمت خلق)

وقفِ جدید و مخلصینِ جماعت

(۱) مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جہلم تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۹ جولائی ۶۱ء کو مسجد احمدیہ میں جماعت کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وقفِ جدید کے اغراض و مقاصد پر نہایت موثر تقاریر ہوئیں۔ اور تحریک کو کامیاب بنانے کے ذرائع سوچے گئے۔ احباب نے پچھلے سال کے مقابل پر ۹۰ فیصدی زیادہ وعدے لکھوائے۔ اللھم زدفزد۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(۲) ٹوپی ضلع مردان سے مکرم رشید احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ۔ مکرم ملک عبدالجبار صاحب جو کہ ایک مخلص بزرگ ہیں اپنا چندہ وقفِ جدید ادا کر چکے ہیں اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے بھی گذشتہ تمام سالوں کا چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(۳) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب معلم وقفِ جدید فرماتے ہیں کہ مکرم مہر محمد یار خان صاحب ڈار نے بیعت کے پہلے ہی سال اپنی طرف سے ایک صد روپیہ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے پچاس روپیہ بطور چندہ وقفِ جدید ادا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان کو اخلاص میں برکت عطا کرے اور ان کے خاندان کو احمدیت کی نعمت سے بہرہ ور کرے۔ آمین

(۴) مکرم سیٹھ عبدالرزاق صاحب کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ بچوں کے پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ دس روپے بذریعہ منی آرڈر وقفِ جدید کو بھجوا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان کے بچوں کو نعمت علم سے مالا مال کرے۔ آمین

(۵) محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب گلبرگ لاہور سے تحریر فرماتی ہیں کہ گھر کے تمام افراد کی طرف سے چندہ وقفِ جدید سال سوئم و چہارم ارسال کر رہا ہوں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

مکرم فضل عمر صاحب اپرنٹس واہ کینٹ اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۳ اگست ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار نے چاروں بھائیوں کی طرف سے ایک اپنی جدی وراثت پر دعوے حق شفع دائر کیا تھا۔ جس وقت خاکسار نے یہ مقدمہ شروع کیا تھا۔ اسی وقت پہلے ہی نیت کر لی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مقدمہ میں کامیابی فرمائی تو بیرون ممالک مساجد کے لئے چاروں بھائیوں کی طرف سے مبلغ دو صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کروں گا (الحمد للہ کہ مکرم کو اللہ تعالیٰ نے کامیاب کر دیا ہے) جب بھی میرے پاس رقم ہوئی اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی اور دنیوی ترقی عطا فرمائے۔ اور مخالفوں کے شر سے بچائے۔" احباب جماعت سے مکرم فضل عمر صاحب موصوف کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شجرکاری کے سلسلہ میں ایک ضروری اعلان

اس سے قبل بھی درخواست کی جا چکی ہے کہ انصار اللہ کے ارکان موجودہ موسم میں نئے پودے لگانے میں گذشتہ سالوں سے بھی سبقت لے جائیں۔ امید ہے کہ یہ گذارش رائیگاں نہیں جائے گی۔ اور اس ملکی و ملی خدمت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو نئے پودے لگائے جائیں مرکز کو ان کی تعداد سے بھی اطلاع دی جاتی رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائمقام قائد خدمتِ خلق)

انصار اللہ

نماز باجماعت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس ۲۷ درجے (ثواب میں) زیادہ ہے"

(تجرید بخاری حصہ اول صفحہ ۱۶۰)

اس سے نماز باجماعت کی اہمیت واضح ہے۔ احباب اس کو مدنظر رکھیں۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو کامیابی عطا فرمائی ہے ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے ایسے خوشی کے موقعوں پر ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کے والدین اور سرپرستوں کو چاہیئے کہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

[redacted]

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ کے بقایاداران کیلئے
آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء

جن احباب نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں۔ لیکن تاحال سو فیصدی ادائیگی نہیں فرمائی۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ مسجد اب بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو چکی ہے۔ اس لئے چندہ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ تک بقایا ادا کرنے والوں کے نام ہی کندہ ہو سکیں گے۔ دوستوں کو چاہیئے مذکورہ میعاد کے اندر اپنی موعودہ رقوم ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زمانہ حال میں مالی قربانی کی قدر و منزلت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دینی مہمات پر خرچ کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اور جو شخص ایسی مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اسکے مال کے خرچ سے اسکے مال میں کمی آ جائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اسکے وہ وقت آ جائے گا۔ کہ اگر ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہو گا۔"

زمانہ حال میں مالی قربانیوں کی شدید ضرورت کے پیش نظر تحریک جدید کے مجاہدین اپنا اپنا محاسبہ فرما دیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا چندہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز امسال ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہو گا۔ ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں انتظامات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ تمام عہدیداران انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ از راہ کرم انصار اللہ کے دیگر چندہ جات کی وصولی کے علاوہ سالانہ اجتماع کا چندہ خاص طور پر وصول کرنے کی سعی فرماویں۔ سالانہ اجتماع کے چندہ کی شرح صرف بارہ آنے یعنی ۷۵ پیسے فی رکن ہے۔ جس کی ادائیگی کسی پر بوجھ نہیں ہو سکتی۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ کوشش فرماویں کہ ان کی مجلس کا تمام چندہ ستمبر کے آخر تک مرکز میں پہنچ جائے تاکہ انتظامات میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

[redacted]

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۶۲۴۲:۔ میں سجاد حیدر ولد شیخ محمد شفیع صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۰ جون سنہ ۱۹۵۰ء ساکن میانی ڈاکخانہ میانی ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ سجاد حیدر معرفت اعجاز احمد صاحب ایس ڈی سی ریسیڈنٹ سب ڈویژن ۳۲۲-۵-P-C فیروز پور روڈ۔ لاہور

گواہ شد نمبر ۱ اعجاز احمد ولد شیخ محمد شفیع صاحب سٹیڈیم سب ڈویژن ۳۲۲-۵-P-C فیروز پور روڈ لاہور

گواہ شد نمبر ۲۔ عبد الکریم رانا ولد عبد الحکیم صاحب کوارٹر ۱۸ وحدت کالونی لاہور ۱۸/۳/۶۱

نمبر ۱۶۲۴۳:۔ میں بشیر احمد زاہد ولد احمد دین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر اٹھارہ سال آٹھ ماہ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۹۳/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی

فقط المرقوم۔ بشیر احمد زاہد ۶/۶/۶۱

گواہ شد:۔ ماسٹر محمد صدیق بشیر آباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ ۶/۶/۶۱۔

گواہ شد:۔ پیر محمد سیکرٹری مال بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ

نمبر ۱۶۲۴۴:۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ عبد المجید صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی (احمدی) ساکن جھنڈیر ڈاکخانہ کچھلی مرک ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۲۵۰/- روپیہ جو کہ میں نے بصورت زیور وصول پا لیا ہے۔ زیور طلائی وزن ۲ تولہ قیمت مبلغ ۲۶۰/- روپیہ ہے۔ مشین سلائی قیمت سو روپیہ ہے۔ نقد ۲۰۰/- روپیہ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں۔ یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ فاطمہ بی بی زوجہ عبد المجید صاحب ساکن جھنڈیر

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید مقتان شاہ صاحب مرحوم۔ انسپکٹر وصایا ۱۶/۶/۶۱

گواہ شد:۔ عبد المجید بقلم خود ولد مہر الدین مرحوم خاوند موصیہ ۱۶/۶/۶۱

نمبر ۱۶۲۴۶:۔ میں صالحہ طلعت بنت ڈاکٹر مرزا برکت علی صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری، ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اصل ربوہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ حال ۲/۲۰۷ F-A-۶ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت سوائے زیورات کے کوئی نہیں ہے، میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) انگوٹھی طلائی ایک عدد (۲) بالیاں طلائی ایک جوڑی (۳) انگوٹھی نقرئی ایک عدد قیمت ۳۰/- روپے ہے۔ میں اپنے زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میں فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں بحیثیت استانی ملازمت کرتی ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۔۔۔ ۷۰ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ صالحہ طلعت بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد خلیق عالم فاروقی پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ

نمبر ۱۶۲۴۷:۔ میں رفیق احمد دہلوی ولد بابو نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی۔ قوم شیخ (قریشی) پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

مجھے والد مرحوم کی وراثت سے بذریعہ کلیم دکان نمبر ۸۷/۷ واقع بازار کلاں، راولپنڈی کا ۲/۳ حصہ ملا ہے۔ جس کی کلیم قیمت ۱۴۶۶/۸ روپے ہے۔ جبکہ دکان کی کل کلیم قیمت ۲۲۰۰/- ہے۔ بقایا ۱/۳ حصہ کی مالک میری چھوٹی حقیقی بہن امۃ المجید ہے میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے حصہ کی جو بھی قیمت بوقت فروخت حاصل ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی یہ وضاحت اس واسطے کر دی گئی ہے۔ کہ دکان کلیم کے ذریعہ خریدی گئی ہے۔ لہٰذا اس کی قیمت کا اندازہ بوقت فروخت ہی ہو سکتا ہے

۲۔ میری ماہوار آمد بذریعہ سرکاری ملازمت ۱۸۰/- (ایک سو اسی روپے صرف) ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اس وقت درج کردہ جائیداد کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس جائیداد کے علاوہ جو کہ درج کی جا چکی ہے۔ کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ رفیق احمد دہلوی بقلم خود۔ مکان نمبر ۳۶۶/A نیا محلہ۔ کالج روڈ۔ راولپنڈی

گواہ شد:۔ مختار احمد برادر حقیقی امۃ المجید صاحبہ مکان ۳۶۲/B کالج روڈ راولپنڈی

گواہ شد:۔ دین محمد شاہد۔ ایم اے۔ مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی۔

درخواست دعا

مسعود احمد صاحب ان کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ تینوں کو مورخہ ۱۵ اگست بارہ بجے شب کے قریب پیٹ میں درد اسہال اور قے کی اچانک تکلیف ہو گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس شام پینے کا جو پانی استعمال میں آیا اس میں کوئی زہریلی چیز ملی ہوئی تھی علاج کے بعد سے بفضلہ تعالیٰ اب تینوں کو آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب سے کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری محبوب احمد
پلاٹ نمبر ۱۰۔ سرگودھا)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد
(دکن)

نیا دستور عوامی مزاج کے عین مطابق ہو گا۔ مسٹر حبیب الرحمن کا بیان

صدر ایوب کی کوششوں سے ملک میں کافی استحکام پیدا ہو گیا ہے

کراچی ۱۲؍ اگست۔ قومی تعمیر نو و اطلاعات کے وزیر مسٹر حبیب الرحمان نے کہا ہے کہ نیا دستور پاکستان کے عوام کے مزاج کے مطابق ہو گا۔ آپ نے بتایا کہ دستور کمیشن کی رپورٹ پر غور کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کا جائزہ مکمل کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔ تاکہ کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

وزیر قومی تعمیر نو و اطلاعات نے کہا کہ صدر ایوب خان جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ قوم کو نیا دستور دینا چاہتے ہیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ نئے دستور کے نفاذ سے ہم اپنے مقاصد حاصل کر سکیں گے۔ مسٹر حبیب الرحمن نے یہ باتیں کل یہاں طالب علموں کی بہبودی کی انجمن میں سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ صدر ایوب کی انتھک کوششوں سے ملک میں بڑی حد تک استحکام پیدا ہو گیا ہے مسٹر حبیب الرحمن نے مزید کہا کہ صدر ایوب ملک میں ایک ایسا دستور نافذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو عوام کے مزاج کے مطابق ہو آپ نے بے غرض خدمت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے طالب علموں سے کہا کہ وہ ملک کو ترقی پسند، صحت مندانہ اور مضبوط بنانے کے لئے خلوص اور دیانت سے محنت کریں۔ طالب علم کی زندگی پھولوں کی سیج نہیں۔ طالب علم کو ہر منٹ حصول علم اور قومی ترقی کے لئے صرف کرنا چاہیئے۔

مسٹر حبیب الرحمن نے کہا ممکن ہے طالب علموں کو شروع شروع میں اپنے آپ کو نئے سلیبس اور نصاب کے مطابق ڈھالنے میں کچھ مشکل پیش آئے لیکن بالآخر طالب علم، نئے تعلیمی نظام سے براہ راست فائدہ حاصل کریں گے۔ نیا نظام بڑے غور و خوض کے بعد طالب علموں کے فائدے کیلئے جاری کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

(۱) مکرم ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کچھ عرصہ سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا کریں۔

(۲) مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب مدرس ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ کے لڑکے عبدالرشید صاحب کو مکرہ ۵۵/۲ ڈاک خانہ کمالیہ ضلع لائلپور میں سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے +

نفع مند کاروبار میں حصہ لینے والوں کے لئے نادر موقعہ

ایک نفع مند کاروبار میں تیس ہزار روپیہ تک جزوی یا کلیتۂ حصہ داروں کی ضرورت ہے۔ لیکن تین سے زائد حصہ دار نہ ہوں۔ کاروبار میں نفع معقول ہے۔ روپیہ کی حفاظت کی پوری ذمہ داری اور گارنٹی دی جائے گی۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر دس یوم کے اندر تفصیلات طے کر سکتے ہیں۔

(ا۔ ف۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ)

لاہور میں

سیرت النبی کا عظیم الشان جلسہ

مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد لاہور بذریعہ فون اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۴؍ اگست ۶۱ء کو صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

احباب کثرت سے شمولیت اختیار کر کے جلسہ کی رونق کو بڑھائیں اور مرکز سلسلہ سے تشریف لانیوالے علمائے سلسلہ کی تقاریر سے مستفید ہوں۔

فوری ضرورت

ہمیں اپنے فارمز (علاقہ سابق سندھ) میں کام کرنے کے لئے اچھے تجربہ کار دیانتدار اور تعلیمیافتہ (کم سے کم تعلیم میٹرک) زمیندارہ کام سے پوری طرح واقف اور زمیندارہ کام کروانے کا تجربہ رکھنے والے مینیجرز کی ضرورت ہے۔

اسی طرح زمیندارہ حساب کتاب رکھنے والے تجربہ کار، دیانتدار، محنتی (جن کی تعلیم کم سے کم میٹرک ہو) اکونٹنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ اکونٹنٹس صاحبان کو شخصی معقول ضمانت دینی ہو گی خواہشمند احباب اپنے اپنے حلقہ کے امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر فوری بھجوا دیں +

انچارج ایم این سنڈیکیٹ ربوہ ضلع جھنگ

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اس جنت میں داخل ہوں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے نیک انسانوں کے لئے تیار کی ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی شان میں کیا خوب فرمایا ہے ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
ہمچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

یعنی احمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو اللہ تعالےٰ کے سوا کون جان سکتا ہے وہ اس طرح اپنے آپ سے الگ ہو گیا ہے کہ درمیان سے میم گر گئی ہے۔ یہ ایک پرانا صوفیانہ مضمون ہے جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اچھوتے انداز میں بیان کیا ہے۔ ایک مشہور شاعر نے بھی کہا ہے ؎

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
دیار یثرب میں آ کے بیٹھیں وہ لاکھ منہ کو چھپا چھپا کر

دونوں شعروں میں فرق یہ ہے کہ جہاں آخر الذکر incarnation کا غیر اسلامی نظریہ پیش کرتا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر تخلقوا باخلاق اللہ کی تفسیر بیان کرتا ہے جو اسلامی نقطہ نظر کے مطابق ہے اور شرک کی ذرا سی ملونی سے بھی پاک ہے الغرض سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی سیرت میں تخلقوا باخلاق اللہ کا زندہ اور کامل نمونہ تھے۔ اس دنیا میں آپ زندگی کے حقیقی ارتقا کے لئے چراغ راہ ہیں۔

صحت اور خوبصورتی کا رنگ

ہمارے مختلف ٹانک وجود انسانی کی مختلف کمزوریوں کو دور کر کے زندگی میں صحت اور خوبصورتی کا رنگ بھرتے ہیں۔ تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

لاہور، جوہرآباد۔ بھیرہ براستہ ایڈوانس بکنگ فون
لاہور ۶۴۳۳۷، ربوہ ۶۷، سرگودھا ۲۴۳۵، جوہرآباد ۵۸

ہیڈ آفس جودھامل بلڈنگ لاہور
فون:۔ ۲۷۰۰۰، ۶۵۵۷۰

[redacted]

از لاہور تا سرگودھا	۴-۰۰	۵-۴۵	۸-۴۵	۱-۴۵	۱-۰	۴-۱۵	۷-۰	از گوجرانوالہ تا سرگودھا				۵-۰	۱۰-۰	۲-۵۰
، ربوہ ، جوہرآباد	۷-۳۰	۹-۱۶	۱۲-۱۵	۲-۳۰	۴-۳۰	۷-۴۵	۱۰-۳۰	، سرگودھا ، گوجرانوالہ				۵-۱۵	۱۰-۰	۳-۰
، سرگودھا ، لاہور	۲-۱۵	۵-۳۰	۸-۰	۱۰-۱۵	۱-۳۰	۳-۳۰	۶-۱۵							
، سرگودھا ، بھیرہ	۵-۴۵	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵
، بھیرہ ، سرگودھا	۳-۴۵	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵
، جوہرآباد	۲-۳۰	۲-۳۰	۵-۴۵	۹-۰	۱۱-۱۵	۱-۱۵	۲-۴۵	سٹینڈ مینجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ						

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴